عبادات کی باتصویر فقہ

احکام الاسلام کی آسان تعلیم

طہارہ / پاکی | نماز | روزہ | زکوۃ | حج

د. عبداللہ بن سالم باہمام

مترجم
ڈاکٹر حبیب اللہ خان

نظر ثانی
سجاد آحمد

فطرانہ

فطرانہ

مندرجات/مشتملات

فطرانہ

وہ صدقہ جسکی ادائیگی رمضان کے گزرتے ہی مسلمانوں پر فرض ہو جاتی ہے۔

اس کا نام زکوۃ الفطر اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ افطار کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

فطر کے زکوۃ کا حکم

زکوۃفطرانہ ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو عید کے دن اور اسکی رات اپنے اور اپنے اہل و عیال کے کھانے کے سوا ایک صاع کا مالک ہو۔

فطرانہ ادا کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی بیوی کی طرف سے اور ہر اس فرد کی طرف سے ادا کرے جس کا نان نفقہ اسکے ذمہ ہے اور جنین کی طرف سے ادا کرنا مستحب ہے۔ اس وجوب کی دلیل حضرت ابن عمر کی حدیث ہے کہ» آپؐ نے ایک صاع کھجور اور ایک صاع جو فطرانہ، ہر آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا ہے۔اور حکم دیا ہے کہ ااس کو عید فطر کی نماز سے پہلے ادا کیا جائے“[۱]

جو کی تصویر

پکی کھجور کی تصویر

(۱) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

فطرانے کے نکالنے کا وقت

فطرانے کی ادائیگی کا افضل ترین دن عید کا دن ہے طلوع فجر کے بعد اور عید کی نماز سے پہلے اور اسکو عید سے ایک دو دن پہلے دنیا بھی جائز ہے صحابہ کے فعل کیوجہ سے لیکن عید کی نماز سے تاخیر جائز نہیں ہے پیچھے گزری حدیث میں ہے «جس نے نماز سے پہلے ادا کی تو زکوۃ مقبول ہے لیکن اگر بعد میں ادا کی تو صدقات میں سے ایک صدقہ ہے"[۱]

فطرانے کی مقدار

ایک صاع کی مقدار دو آدمیوں کے کھانے کے برابر ہوتا ہے جیسے چاول، کھجور اور گیہوں ۔ حضرت سعید خدری فرماتے ہیں «ہم آپؐ کے زمانے میں عید فطر کے دن ایک صاع اپنے کھانے سے زکوۃ فطر نکالتے تھے۔اور ہمارا کھانا جو، کشمش، خشک دودھ اور کھجور ہوتا تھا"۔[۲] صاع کی مقدار احناف کے نزدیک ۳٫۲۵ کلو گرام ہے اور جمہور کے نزدیک ۲٫۰۴۰ کلو گرام ہے۔ اور اسکی مقدار متوسط آدمی کی چار ہتھیلیاں بھی ہو سکتی ہے۔
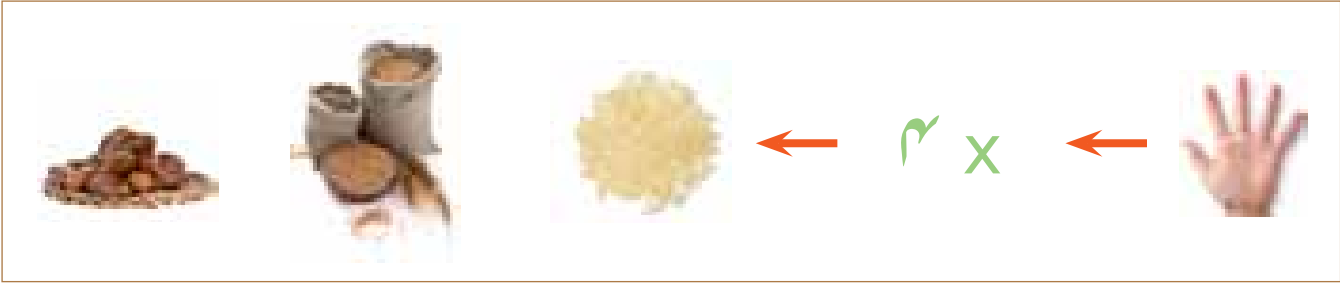
(۱) یہ حدیث امام ابوداؤد کی روایت ہے۔
(۲) یہ بخاری سے روایت ہے

فطرانہ کے مصارف

جنکو زکوۃ دی جا سکتی ہے انکو فطرانہ بھی دیا جا سکتا ہے فطرانہ اللہ کے اس قول میں داخل ہے جو زکوۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں «صدقے صرف فقیروں کے لیے ہیں۔"

فطرانے کی حکمت

۱۔ روزے دار کو لغو اور گندگی سے پاک کرنا ابن عباس کی روایت کیوجہ سے «رسول نے فطرانے کو روزے دار کیلئے لغو اور گندگی سے پاکی کیلئے اور مساکین کے کھانے کے لیے[۱] فرض کیا ہے اور روزے دار غالباً لھو اور لغو کلام کا شکار ہو جاتا ہے لہٰذا فطرانہ روزے دار کی ان کمیوں کو پورا کرتا ہے اور لغو کلام وہ ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور فطرانہ ان حرام الفاظ کے گناہ کو ختم کرتا ہے کیونکہ اس طرح کا کلام اعمال کے ثواب کو کم کرتا ہے اور گویا روزوں کو جلاتا ہے۔

۲۔ عید کے دن فقیروں اور مسکینوں کے معاملے میں وسعت کرنا تاکہ سوال کی نوبت نہ آئے کیونکہ سوال کرنے میں ذلت ہے اور عید خوشی کا دن ہے اور یہ مناسب نہیں ہے تاکہ وہ بھی اور لوگوں کی خوشی میں برابر کے شریک ہوں۔

(۱) یہ حدیث امام ابوداؤد سے روایت ہے۔

زکوۃ میں اہم معلومات

زکوۃ میں قیمت

زکوۃ میں اصل تو یہ ہے کہ جس چیز پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ اس سے زکوۃ نکالنا چاہیے لیکن حاجت اور مصلحت کے پیش نظر بھی جائز بھی ہے۔

زکوۃ کے ساتھ حکومت کا تعلق

اصل زکوۃ کا مال وہ بادشاہ کے ساتھ مختص ہے اور زکوۃ دینے والے خود زکوۃ نہیں نکالیں گے۔ ۔ لیکن اگر بادشاہ اس سے باز رہیں تو پھر مسلمان خود ادا کریں گے اور ادا نہ کرنے کی صورت میں ان سے پوچھ گچھ ہو گی۔

مستحقین کی مصلحت کیلئے زکوۃ کے مال کی سرمایہ کاری کرنا۔

زکوۃ کے مال کی سرمایہ کاری کرنا جائز ہے کسی نفع مند پر وجیکٹ میں جو مستحقوں کو فائدہ دے۔ اگر جلدی سے کوئی فائدہ مند پروجیکٹ نہ مل رہا ہو تو فوری طور پر تقسیم کر دیا جائے۔

کیا مال میں زکوۃ کے سوا بھی کوئی حق ہے ٹیکسز کی طرح

زکوۃ شریعت کی طرف سے مقرر کردہ حق ہے اور اسکا ادا کرنا مالداروں پر واجب ہے۔ اور مال میں زکوۃ کے علاوہ اور بھی حقوق ہیں جن کی مقدار معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ زکوۃ کی طرح ثابت ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کے وجوب کا سبب مال ہے بلکہ وہ عارضی اسباب کی وجہ سے واجب ہو جاتے ہیں اور مال کا ہونا ان کے وجوب کی شرط ہے جیساکہ والدین و عزیز و اقارب کا نفقہ اور بیوی کا نفقہ اور اگر بیت المال کی رقم کافی نہ ہو تو مصیبت زدوں سے مصیبت دور کرنے کیلئے مال خرچ کرنا۔

ٹیکس کبھی بھی زکوۃ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ انصاف کی بنیاد پر ہو کیونکہ زکوۃ اللہ کی عبادات میں سے ایک عبادت ہے اور ٹیکس شہری حق ہے تو اس لیے دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔